سوال

(89) پہلے سے اس زمین میں دو منزلہ مکان بنا ہوا تھا   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کچھ زمین مسجد کے واسطے خریدی، پہلے سے اس زمین میں دو منزلہ مکان بنا ہوا تھا، مشتری اوپر کی منزل کو مسجد اونیچے کی منزل کو کرایہ پر واسطے خرچ مسجد کے دینا چاہتا ہے اس صورت میں مسجد، مسجد کا حکم رکھے گی اور مکان کرایہ پر دینا جائز ہوگا یا ہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ بالا میں معلوم کرنا چاہیے کہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کی رُو سے صورت مسئول عنہا جائز و درست معلوم ہوتی ہے اور یہ مسجد، مسجد کا حکم رکھتے اور مکان مسجد کے مصالح کے لیے کرایہ پر دینا جائز ہوگا تاکہ مسجد کی درستی رہے اور ہمیشہ آباد رہے ، اس کے اخراجات ضروریہ کے لیے آمدنی کی صورت نکالنا درست و جائز ہے جیساکہ آنحضرت ﷺ نے خادم مسجد نبوی کے آرام کے لیے مسجد نبوی میں یعنی نہ کنارے میں نہ ادھر نہ ادھر بلکہ اندرون مسجد کے ایک حجرہ بنایا تھا اور اس کا رہنا سہنا وہاں ہی ہوتا تھا جیساکہ صحیح بخاری صفحہ 63 میں موجود ہے اور نیز صحیح بخاری صفحہ 66 میں موجود ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسجد نبوی میں بعض لوگوں کے فائدہ کے لیے خیمہ لگوادیا وہ اس میں مدت تک رہے۔

غرضکہ اندرون مسجد یا تحت مسجد یا بالائے مسجد میں کوئی مکان بنانا مصالح مساجد کے لیے درست و جائز ہے ، وہ مکان مسجد کو مسجد کے حکم سے خارج نہ کرے گا جیساکہ یہ دونوں حدیثیں دلالت کرتی ہیں اور یہ بھی حکم خدا اور رسول ﷺ ہے کہ جہاں خاص حکم شرعی نہ ہو، وہاں عام حکم شرعی سے استدلال کرنا جائز ہے ، جیساکہ صحیح بخاری و مسلم وغیرہ کتب حدیث میں اور خاص کر بخاری کے صفحہ نمبر 1093 میں موجود ہے۔ سئل[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن العمر فقال ما انزل اللہ علی فیھا الاھذا الایة الجامعة فمن یعمل مثقال ذرہ خیرا یرہ۔ الایة اور اس پر امام بخاری علیہ الرحمۃ نے باب یوں منعقد کیا ہے : باب الاحکام التی تعرف بالدلائل الخ اور نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن احکام ک و ناجائس فرمانا تھا، ناجائز فرمایا اور جن کو جائز فرمانا تھا ان کو جائس فرمایا اور جن حکموں سے خاموشی کی ہے تم مت کرید کرو یعنی وہ معاف ہے جیساکہ مشکوٰۃ صفحہ 24 میں موجود ہے ابوثعلبہ خشنی سے۔

اور یہ اظہر من الشمس ہے کہ اللہ اور رسول نے کہیں منع نہیں فرمایا کہ اوپر مسجد اونیچے مکان کرایہ مصالح مسجد کے لیے نہ بنانا بلکہ اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا ہے ، ما[2] جعل علیکم فی الدین من حرج اور رسول اللہ ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا : یسر[3] واولا تعسروا الحدیث یعنی عالموں کو چاہیے کہ جہاں کہیں اللہ تعالیٰ اور رسول نے سختی نہیں فرمائی، تنگی نہ کریں بلکہ آسانی کا فتوے دیں دلائیں، اب ہر شخص ژی فہم بتا سکتا ہے کہ اس مسجد کے جواز میں مشتری مکان مذکور کے لیے آسانی ہے یا تنگی، اور نیز احادیث صحیحہ میں اضاعت مال سے ممانعت وارد ہوئی ہے اب ہر شخص ذی شعور بتا سکتا ہے کہ مسجد مذکور فی السوال کے عدم جواز میں اضاعت مال ہے یا نہ۔

غرض کہ ان احادیث و آیات کے رُو سے ثابت ہوتا ہے کہ مسجد مذکور فی السوال مسجد ہی کے حکم میں ہے اونیچے کا مکان کرایہ پر دینا واسطے مصالح مسجد مذکور کے جائز و درست ہے، تفسیر کبیر میں تحت آیت فلا[4] وربک لایومنون حتی یحکموک الایۃ کے لکھا ہے کہ عمومات کتاب اور سنت مقدم ہوتے ہیں عمومات قیاس پر واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ حررہ العاجز ابو محمد عبدالوھاب الملتانی نزیل الدھلی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی فی اوائل شہر جمادی الاولی من 1319ھ علی صاحبہا افضل صلوۃ وازکی تحیۃ اللھم ارزقنی علما نافعا والعمل بما تحب و ترضی۔ (سید محمد نذیر حسین)

ھوالموفق :

صورت مسئولہ میں اگر مشتری نے نیچے کی منزل کو مصالح مسجد کے واسطے وقف کردیا ہے اور اپنا کوئی تعلق باقی نہیں رکھا تو بے شک وہ مسجد، مسجد کے حکم میں ہے اس واسطہ کہ اس مسجد کے مسجد نہ ہونے کی کوئی دلیل شرعی نہیں ہے اونیچے کی منزل کو واسطے خرچ مسجد کے کرایہ پر دینا بھی جائز ہے کیونکہ عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے، فقہائے حنفیہ نے بھی تصریح کی ہے کہ ایسی صورت میں مسجد، مسجد کے حکم میں رہے گی۔ درمختار میں ہے :

''اگر مسجد کے اوپر امام کی رہائش کے لیے مکان بنایا جائے تو درست ہے کیونکہ یہ مسجد کی آبادی ہے ہاں اگر مسجد پوری ہوجائے، پھر اس پر مکان بنایا جائے تو منع ہے اگر اگرکہے کہ میری پہلے ہی سے یہ نیت تھی تو اس کو سچا نہیں سمجھا جائے گا۔''

اور شامی میں ہے :

''اسکا دارومدار توسبب ہے، اگر مسجد ہی کی مصلحت کیلئے اس کے نیچے تہ خانہ یا اوپر کوئی مکان بنایا جائے تو درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو جائز ہے۔''

نیز شامی میں ہے :

''اگر وقف کرنا والا مسجد کے لیے کوئی بیت الخلا بناوے تو جائز ہے یا نہیں۔ اس کی صاف جزئی تو میں کہیں دیکھی نہیں، ہاں یہ تو ہے کہ اگر مسجد کے نیچے کوئی تہ خانہ بنائے یا اس کے اوپر کوئی مسجد کی مصلحت کے لیے بنائے تو جائز ہے۔''

اور فقہ حنفی کی رو سے نیچے کی منزل کو واسطے مصارف مسجد کے کرایہ پر دینے کا جواز مستفاد ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ

---

[1] آنحضرت ﷺ سے گدھوں کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا، ان کے لیے کوئی الگ حکم تو مجھ پر نازل نہیں ہوا بس یہ آیت جامع موجود ہے جو ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کرے گا اس کو دیکھ لے گا۔

[2] اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔

[3] آسانی کرو اور تنگی نہ کرو۔

[4] تیرے رب کی قسم جب تک آپ کو حاکم نہیں بنائیں گے ان کو ایمان نصیب نہ ہوگا۔

فتاوی نذیریہ

جلد01